پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف خشک

صدر شعبہ اردو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور

پاکستانی زبانوں کے کلاسیکی شعری ادب کی تدریس: ایک نیا تناظر

Professor Dr Muhammad Yousaf Khushk

Chiarman Department of Urdu, Shah Abdul Latif University, Khairpur

Teaching of Classical Poetry of Pakistani Languages:A new Aspect

Teaching of literature of Pakistani languages is a part of syllabus of Urdu in all Pakistani universities as a major subject. Mostly the Urdu translation of sufi poets from all the provinces of Pakistan is used as a medium to understand the thoughts of the writers. This article discusses the scenario and suggests some new points to be considered in teaching of the Literature of Pakistani languages.

کلاسیک کیا ہے؟ کلاسیک کسے کہا جا سکتا ہے؟ کلاسیک ادب میں کون کون سی اوصاف ہونی چاہئیں؟ اس سلسلے میں ہر دور میں کلاسیک کی وصف بدلتی رہی ہے لیکن تبدیلیوں کے باوجود مغرب ہو یا مشرق دونوں کے علماء کرام نے کلاسیک کی وصف کے سلسلے میں کم از کم درج ذیل پانچ عناصر کو ہمیشہ قائم رکھا ہے۔

۱۔ وہ تخلیق جو انسانی ذہن کو ترقی دے۔

۲۔ واضح طور پر جس تخلیق میں اخلاقی سچائی ڈھونڈی گئی ہو۔

۳۔ جس تخلیق نے انسان میں مثبت دائمی جوش وجذبہ پیدا کیا ہو۔

۴۔ جس تخلیق میں نیا اور پرانا مکمل ہو کر ایک ہوئے ہوں

۵۔ جس تخلیق کی صفات دائمی اور آفاقی ہوں۔

امریکا، یورپ، ایشیا، افریقہ کے تمام ممالک کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو انسانی اعمال کی بدولت پیدا ہونے والے تمام مسائل کی وجہ راہنماؤں کی سوچ میں مندرجہ بالا عناصر کا فقدان نظر آئے گا۔ جبکہ دوسری طرف ہر دور میں مسائل سے نکلنے کے لیے وقت اور حالات کے مطابق ان نکات پر مشتمل تخلیقات کی تشریح اور تبلیغ سے استفادہ کیا جاتا رہا ہے، جس کا واضح ثبوت دنیا کے تمام ممالک میں رونما ہونے والے انقلابات میں ادب کے نمایاں کردار کا ہونا ہے۔ کلاسیک ادب وادیب پہلے ملکی اور پھر دنیاوی سرمایہ ہوتا ہے اس لیے آج کے اس بین الاقوامی سیمنار میں راقم نے پاکستانی زبانوں کے کلاسیک شعری ادب کو پڑھانے کے لیے تین زاویوں (قومی، بین الاقوامی اور دیگر مضامین سے تعلق) کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ اس وقت پاکستان کو کئی اندرونی و بیرونی خطرات کا سامنا ہے ملکی لیڈرشپ کی زیادہ تر توانائی اور وقت ان خطرات کو دور یا ختم کرنے پر صرف ہو رہا ہے جس وجہ سے ترقی کی رفتار میں وہ تیزی ممکن نہیں ہو سک رہی جو خوشحال ممالک میں ہے۔ پاکستان کو تمام خطرات سے باہر نکالنے کے لیے ہمیں قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ تعلیمی ادارہ سندھ میں ہو، پنجاب میں، کشمیر، بلوچستان، خیبر پختونخواہ ہمیں اپنی تمام نوجوان نسل کو قومی سوچ کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس نصاب کو روایتی انداز میں پڑھانے کے بجائے اس کی معرفت ہمیں اس احساس کو ابھارنے کی ضرورت ہے کہ وطن کی عمر بیشک ۶۴ برس ہے لیکن اس کی جغرافیائی حدود میں بسنے والے پنجابی، بلوچ، پٹھان، سندھی اور کشمیریوں میں (بظاہر، لباس، زبان، رنگ میں فرق اور مکانی فاصلوں نقل و حمل کے ذرائع محدود ہونے کے با وجود فطرت و عادات، افکار و اعمال میں ہمارے اندر) صدیوں سے یکسانیت و یکجہتی موجود ہے جس کا منہ بولتا ثبوت پاکستانی زبانوں کے کلاسیک شعرا کی شاعری میں وحدت کا ہونا ہے۔ اسلسلے میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

رحمٰن بابا فرماتے ہیں ترجمہ: کیا میری زندگی ہے کیا ہے عمر جبکہ دل سے ہوں طالب دلبر

زندگی جب تلک ہے عالم میں چھٹ سکے گا بھی نہ مجھ سے یہ در

یہ اسی کی طلب کا ثمر ہے خشک رہتے ہیں لب تو چشم ہے تر (۱)

مست توکلی فرماتے ہیں ترجمہ: قہر اور رحمتوں پر قدرت رکھنے والے ستار میرا مدعا تیرا جلوہ تاباں ہے (۲)

شاہ لطیف فرماتے ہیں ترجمہ: ملامار نہ موں۔ یار نے مجھ کو الف پڑھایا ب کی بنسی بھائے کیوں

ملامار نہ موں۔ ہم آدم سے پہلے آئے۔ آدم ذا رنہ ہوں

ملامار نہ موں۔ کہے لطیف اس کے تم محرم، پھر میں کس سے راز کہوں

ملامار نہ موں۔ (۳)

بلھے شاہ فرماتے ہیں ترجمہ: الف اللہ نال دل رتا میرا مینوں ب دی خبر نہ کائی

ب پڑھیا مینوں سمجھ نہ آوے لذت الف دی آئی

ع تے غ نوں سمجھ نہ جاناں گل الف سمجھائی۔ (۴)

لللہ عارفہ (کشمیری کلاسیک شاعرہ) فرماتی ہیں ترجمہ: میرے دل کا میل ایسے دور ہوا جیسے ایک آئینے سے زنگ، مجھے معرفت حاصل ہوئی ہے،

جب میں نے اس کو اپنے قریب پایا میں سمجھ گئی کہ حقیقتاً وہی سب کچھ ہے اور میری اپنی کوئی حقیقت نہیں۔ (۵)

سچل سرمست فرماتے ہیں: (ترجمہ) جو بھی ہے وہ ہی ہے، ہم شروع سے ناہ (نہیں)

لاکھ بنی ہیں انہار، شوق دریا سے (۶)

صدیوں سے ہم ایک ہی راہ کے مسافر، ایک ہی پیغام کے مبلغ اور ایک ہی منزل کے راہی ہیں۔ پاکستانی کلاسیک وصوفی شعراء

تارک الدنیا نہیں تھے،انھوں نے معاشرے کے فرد کی حیثیت سے اپنی پاکیزہ سیرت سے لوگوں کے اخلاق سنوارنے کے ساتھ اپنے مشاہدے اور تجربے کی معرفت ایسی دنیا آباد کرنے کی تلقین فرمائی ہے جہاں آشتی، امن، اتحاد، اتفاق و برکت ہو۔اس طرح کی یکسانیت کی مثالوں سے ان شعرا کا کلام بھرپور ہے۔ ہمارے خیالات، سوچ اور عمل میں وحدت ہے ہم ایک ہیں۔تو پہلے مرحلے میں تو ہمیں پاکستانی زبانوں کے کلاسیک شعراء کرام کے کلام کی مدد سے اپنی نوجوان نسل میں قومی یکجہتی کو ابھارنے کے لیے اس نصاب سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

۲۔ تدریس کے دوسرے مرحلے میں پاکستانی کلاسیک شعرا کے فکر و پیغام کو بطور چینل استعمال کرتے ہوئے دیگر ممالک کے ساتھ ادبی روابط و ہم آہنگی کو عیاں کیا جائے۔تمام ممالک کے کلاسیک شعرا اور پاکستانی کلاسیک شعرا کا تقابلی مطالعہ بھی طالبعلموں کو ضرور کروایا جائے۔ ہمارے ہاں گریجوئیشن کی لیول تک ولیم ورڈس ورتھ کو بطور شاعر فطرت پڑھایا جاتا ہے لیکن جب ہم ان مغربی شعرا: ولیم ورڈس ورتھ، شیلے، کیٹس، رابرٹ براوننگ، ایملی بورنیٹ وغیرہ کو اپنے کلاسیک شعرا کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو ہمیں مغربی شعرا کے ہاں تصوف کا وہی رنگ ملے گا جو مشرق کا ورثہ سمجھا جاتا رہا ہے۔چند مثالیں ملاحظہ ہوں

Wordsworth (1770-1850)

And I have felt
A presence that disturbs me with the joy
Of elevated thoughts; a sense sublime
Of something far more deeply interfused,
Whose dwelling is the light of setting suns,
And the round ocean and the living air,
And the blue sky, and in the mind of man:
A motion and a spirit that impels
All thinking things, all objects of all thought,
And rolls through all things.(7)

سچل سرمست فرماتے ہیں:

خدا کس جا نہیں چھپدا اللہ جگ لوک سارا ہے
نہ کوچے نہ گلی چھپدا اللہ جگ لوک سارا ہے
جدھر جائیں یہ حاضر ہے، اندر باہر بہ ناظر ہے
اکھیں کھولو تو ظاہر ہے اللہ جگ لوک سارا ہے(۸)

Shelley (1792-1822)

It is will That thus enchains us to permitted ill -
We might be otherwise; we might be all
We dream of - happy, high, majestical. (9)

جام درک (بلوچ کلاسیک شاعر) فرماتے ہیں: زندگی دریائے موج در موج بہتی چلی جاتی ہے
(اس میں) کشتیوں کی آمد و رفت ہے
ہمارے اعمال ہی اس کشتی کے بادبان ہیں، ظبط نفس چپو کا کام دیتا ہے (۱۰)

Robert Browning (1812- 89)

Only by looking low, ere looking high,
Comes penetration of the mystery. (11)

شاہ عبداللطیف بھٹائی: اگر کسی نے برا کہا بھی تمہیں تم رہو اپنی خامشی میں مگن
فتنہ پرور فگندہ سر آخر کینہ پرور سدا تہی دامن (۱۲)

محمد فضولیؔ (ترک کلاسیک شاعر ۱۴۸۰ء)
ترجمہ: اے فضولی جب تک میری جان تن میں رہے گی تب تک میں عشق کی راہ سے باہر نہیں نکلوں گا
اور جب میں مروں گا تو میرا مدفن اس رستے میں بنائیں جس کے اوپر سے اہل عشق گزرتے ہیں (۱۳)

خواجہ غلام فرید: عشق ہے دکھڑے دل دی شادی عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر جھن کل راز سمجھایا (۱۴)

آبائی ابراہیم کننبائف (۱۸۴۵ پ۔ قازق شاعر)
ترجمہ: کیا یہ کہنا ممکن ہے کہ انسان مر چکا ہے
اگر وہ دنیا میں لافانی لفظ چھوڑ چکا ہے (۱۵)

سچل سرمست فرماتے ہیں: سوئی کم کریجی جھن وچ اللہ آپ بنیجی (۱۶)

اس طرح کی یکسانیت دکھانے سے ایک طرف تو طالبعلم کی براہ راست بین الاقوامی ادب میں دلچسپی بڑھے گی، اس کی سوچ و فکر میں وسعت آئے گی تو دوسری طرف ایسے ادبی روابط کے مطالعے سے دیگر ممالک اور پاکستانی نوجوان ادیبوں میں نئے رابطے پیدا ہونگے جو مستقبل میں ملک اور قوم کی ترقی کے لیئے نئی راہیں کھولنے میں معاون ثابت ہونگے۔

تدریس کے تیسرے زاویے میں اعلیٰ تعلیمی اسناد یعنی ایم فل پی ایچ ڈی اور پوسٹ ڈاکٹریٹ سے وابستہ طالبعلموں کی معرفت ان کلاسیک شعرا کے پیغام میں ادب کے علاوہ دیگر سائنسی وسماجی علوم وفنون سے وابستہ نکات کو عیاں کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایسے مشترکہ پراجیکٹ Joint research Project، مثلاً ادب اور Oceanology، ادب اور Enviornmetal Sciences، ادب اور Space Sciences، ادب اور Botany ادب اور Physics، ادب اور Medical Sciences،

وغیرہ جیسے موضوعات پر جوائنٹ پراجیکٹ تیار کر کے دونوں مضامین (مثلا اگر موضوع ہو ادب اور باٹنی ہے تو درست نتائج کے لیے ایک پروفیسر ادب کے شعبے سے اور ایک باٹنی سے ہونا چاہیئے) سے وابستہ ڈاکٹرز کی نگرانی میں پراجیکٹ کو پایۂ تکمیل تک پہونچانا چاہیئے۔ تاکہ ماضی کی طرح اکیسویں صدی میں بھی ادب اور ادیب کا معاشرے میں کلیدی کردار سامنے آسکے۔ اس سلسلے کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

سچل سرمست اور Metrology بادلوں کی جدید درجہ بندی لیوک ہارورڈ نامی ایک انگریز میٹرولاجسٹ کی تحقیق کی بنیاد پر کی گئی یہ تحقیق ۱۸۰۳ء میں شایع ہوئی اس کو بنیاد بناتے ہوئے بادلوں کی بناوٹ اور اس کی اصل حقیقت کے متعلق انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا لکھا تا ہے:

"The excess water vapor that it contains then condenses on to microscopic dust or smoke particle called condensation nuclei. This process rapidly gives rise to droplets on the order of 0.0 mm(0.0004inch) in diameter. These droplet usually present in concentration of few hundred per cubic centimeter, constitute a non precipitating water cloud."(17)

سچل سرمست فرماتے ہیں: آیا بحر جوش میں تو موجیں باہر میاں
ہائے ہائے آیا نام میں کہ ساون کا سنگھار میاں
فساد سے ہوا سفید کالا دراصل ودریا میاں
بے حد رنگ زیادہ ہوئے باہر کون ہوا گمراہ میاں (۱۸)

سائنس نے ہمیں دو چیزیں بتائیں ا۔ سمندر میں لہروں کے ٹکراؤ (فساد) سے پانی کی پھوار اوپر اٹھتی ہے۔ ۲۔ بادل ہوا میں معلق پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں یا یخ کے ذروں کا کثیف مجموعہ ہے جو ہوا میں بخارات آبی گرد کے خورد بینی ذرات کے نواتوں کے گرد جم جانے سے بنتا ہے۔

بادولوں کے متعلق اس سائنسی تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے سچل کے مندرج بالا اشعار پر غور کریں تو سچل کے نظریے اور سائنس کی تشریح میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ پہلے مصرعے میں سچل واضح طور آسمان میں موجود بادل کو سمندر کی جوشیلی موج بتا رہے ہیں، دوسرے مصرعے میں اس کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ساون کا نام لے کر آنے والی وہ ہی موج بحر ہے جو جوش کی وجہ سے اوپر اٹھ گئی تھی، تیسرے مصرعے میں اس کے مختلف رنگ سفید، کالے وغیرہ کو سامنے رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں گمراہ نہیں ہوا تمہارے مختلف رنگوں کے باوجود مجھے علم ہے کہ تو وہی سمندر کی جوشیلی موج ہے۔

اب نتائج کے بعد اگر آپ غور فرمایئے یہ بادلوں کی جدید درجہ بندی کی تحقیق ۱۸۰۳ء میں شایع ہوئی اس حساب سے لیوک ہاورڈ سچل سرمست کے

ہمعصر ہیں، اور وہ یورپ میں بیٹھے جدید آلات کے ساتھ کام کر رہے تھے اور سچل سرمست ایشیا، سندھ کے شہر دراز میں بیٹھے اسی علم کو بغیر آلات کے سمجھاتے ہوئے ملتے ہیں۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ لیوک ہاورڈ ہو یا انسائکلو پیڈیا برٹانیکا یا سچل سرمست تینوں کے نتائج ایک جیسے ہیں۔

اوشینگرافی سے وابستہ خواجہ غلام فرید کے اشعار ملاحظہ ہوں:

لا یدرک الابصار عجب

لا تجہ الاشکال عجب

ھئے بحر عجب ھئے لہر عجب

ھئے نہر عجب قطرات عجب (۱۹)

خوشحال خان خٹک کی نظم 'حکمت' جو مکمل علم طب سے تعلق رکھتی ہے اس میں سے دو اشعار مثال کے طور پیش کیے جاتے ہیں:

ترجمہ: پتے کا پانی کو ہی بکرے کا

آنکھ کے جملہ روگ کہ ہے دوا

اچھا کرتی ہے خشک چنبیلی

چھائیاں، لقوا، درد سر فالج (۲۰)

اگر اس انداز سے اس مضمون کی تدریس کی جائیگی تو، قومی و بین الاقوامی احداف حاصل کرنے کے ساتھ، ہم ادب کے بھرپور معاشرتی مصرف کو بھی عیاں کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ مغربی پاکستان کے صوفی شعرا، شعبہ مطبوعات محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان لاہور ص ۹۹۔۱۰۰

۲۔ مست توکلی، غوبخش صابر، لوک ورثہ، اسلام آباد ۱۹۸۶ء ص ۴۱

۳۔ مغربی پاکستان کے صوفی شعرا، ص ۱۰۱

۴۔ مغربی پاکستان کے صوفی شعرا، شعبہ مطبوعات محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان لاہور، ص ۱۰۰

۵۔ پاکستانی زبانوں کا کلاسیکی شعری ادب، ص ۱۹۷

۶۔ سچل جو کلام عرف عاشق الہام، سچل سرمست، سچل چیئر، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور، ۱۹۹۵ء، ص ۱۳۰

7. William Words worth's, lines written A few miles above Tintern Abbey from Lyrical Ballads, London J. & A Arch 1798. Noel Dougles, 1926; copy from washington college Library (Chester town MD) L9 1926 Pr 5869.

۸۔ رسالو میاں سچل فقیر جو، مرتب مرزا علی قلی بیگ، حصہ اول، ماسٹر ہری سنگھ، تاجر کتب، نیو سکھر، ۱۹۰۲ء، ص ۱۵۴

9. The Victorian web, " Literature , history and culture in the age of Victoria" www.victorianweb.org/books/supergon.html

۱۰۔ درچین (جام درک کے کلام کا اردو نثری ترجمہ)، میر مٹھا خان مری، اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد، ص ۱۴۷۔

11. The Victorian web, " Literature , history and culture in the age of Victoria" www.victorianweb.org/books/supergon.html

۱۲۔ رسالہ شاہ عبداللطیف، منظوم ترجمہ، شیخ ایاز، اشاعت سوم، سندھیکا اکیڈمی ۱۹۹۱ء ص ۴۲۔

۱۳۔ کلاسیکل ترکی ادب کے لاجواب فضولی شاعر، ڈاکٹر خلیل طوقار، مشمولہ الماس تحقیقی مجلّہ، شمارہ ہشتم، شعبہ اردو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور ۲۰۰۵۔۲۰۰۶ء، ص ۲۳۵

۱۴۔ دیوان فرید جلد اول، مرتب نور احمد فریدی، کافی نمبر ۸، قصر الادب جگو والا ملتان، ص ۱۸۷۔

۱۵۔ آبائی کی سرزمین اور عظیم قازق شاعر و مفکر آبائی کننبائف، خالد اقبال یاسر، مشمولہ الماس تحقیقی مجلّہ، شمارہ ہشتم، شعبہ اردو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور ۲۰۰۵۔۲۰۰۶ء، ص ۲۶۴۔

۱۶۔ سچل بابت کے گالھیوں، نبی بخش بلوچ ڈاکٹر، مشمولہ آشکار تحقیقی جرنل، سچل چیئر، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور، ۱۹۹۴، ص ۱۳

17. The New Encyclopedia Birtannica: vol. 3 micropaedia, ready reference (Ceara Deluc) 15th Edition 1995 USA, P. 396.

۱۸۔ سچل جو کلام عرف عاشقی الہام، سچل سرمست، سچل چیئر، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور، ۱۹۹۵، ص ۹۹

۱۹۔ حضرت خواجہ غلام فرید (سوانح و چونڈ کلام) عبدالجبار عبد، منظور بک اسٹور، شکار پور سندھ ۱۹۹۷ء، ص ۹۷

۲۰۔ خوشحال خان خٹک، حکمت، فارغ بخاری، لوک ورثے کا قومی ادارہ، اسلام آباد، ص ۲۳۵۔